نعت

جب تخیل مائلِ نعتِ پیمبر ہو گیا
اک اجالا سا مرے سینے کے اندر ہو گیا

خاک کی پستی ہے تیرے دم قدم سے محترم
خم سرِ گردوں ترے بامِ اُفق پر ہو گیا

یوں کوئی سجدہ گزارے، یوں کوئی طاعت کرے
ایک بندہ تو لگا کر بندہ پرور ہو گیا

ظاہر و باطن پہ جس کے چھا گیا عشقِ رسول
وہ زمانے کے حدودِ غم سے باہر ہو گیا

جس کی جھولی پر پڑی اس کی نگاہِ جاں نواز
وہ گدا رتبے میں شاہوں سے فزوں تر ہو گیا

آئینے کے دل پہ کیا بیتی کسی کو کیا خبر
عکس خود عکاس کے جلوؤں کا پیکر ہو گیا

ہیں محمد مصطفےٰ ذاتِ الٰہی کا ثبوت !
ایک اُمّی علم و عرفاں کا سمندر ہو گیا

کیمیا ہے عشقِ احمدؐ کی لگن دل کے لیے
آئینہ ٹوٹا تو اک فرشِ جواہر ہو گیا

سوچ کر یہ ہم ابھی سے لرزہ براندام ہو گئے
کیا بنے گی سامنا جب روزِ محشر ہو گیا

حشر میں دانش کہیں فردِ عمل سے ڈوبتی
میری بخشش میں معاون دیدۂ تر ہو گیا

جناب احسان دانش